36784 - کیا کام نماز کی تاخیر کے مباح عذر میں شامل ہوتا ہے ؟

سوال

میں ملازمت کرتا ہوں، اور نماز فجر اور ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے وقت نہیں ملتا، کیا میرے لیے کام کے بعد نمازیں ادا کرنی جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے بھی بغیر کسی عذر کے نماز میں وقت سے تاخیر کرنی حلال نہیں، اور وہ شرعی عذر جو نماز کا وقت نکل جانے کے بعد نماز ادا کرنا مباح کرتے ہیں ان میں نیند، بھول جانا، شامل ہیں، انسان کے لیے دنیاوی کام اور ملازمت نماز ترک کرنے یا اس میں وقت سے تاخیر کرنے کے لیے شرعی سبب نہیں.

بلکہ سچے مسلمانوں کی صفات میں شامل ہے کہ تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے غافل نہیں کرتے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائینگی، اس ارادے سے کہ اللہ تعالی انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائے، بلکہ اپنے فضل سے کچھ اور زیادہ عطا فرمائے، اللہ تعالی جسے چاہے بغیر حساب کے روزیاں عطا فرماتا ہے النور (37 - 38).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ مرد ہیں چاہے تجارت کریں اور خرید و فروخت میں مشغول ہوں کیونکہ اس میں کوئی ممانعت نہیں، لیکن انہیں یہ تجارت غافل نہیں کرتی کہ وہ اسے " اللہ تعالی کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے " پر ترجیح دیں، بلکہ انہوں نے اپنا مقصد اور غرض و غایت اور مراد اللہ تعالی کی اطاعت اور اس کی عبادت بنایا ہوا ہے، اس لیے جو چیز

بھی اللہ تعالی کی اطاعت اور ان کے مابین حائل ہو وہ اسے دور پھینك دیتے اور ترک کر دیتے ہیں.

اور جب اکثر نفوس اور لوگوں پر دنیا ترك کرنی شدید سخت تھی اور مختلف قسم کی تجارت اور کمائی کرنا محبوب ٹھرا، اور غالب طور پر اسے ترك کرنا مشكل اور مشقت كا باعث بنتا، اور اس پر اللہ تعالی کے حقوق كو مقدم كرنا انتہائی مشکل تھا تو اللہ تعالی نے ـ بطور ترغیب اور ترہیب ـ اس کی طرف لے جانے والی اشیاء كا ذكر كرتے ہوئے فرمايا:

وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائینگی .

اس دن كى ہولناكى كى شدت اور اس سے دلوں اور بدنوں کا اس سے دہل جانا، چنانچہ وہ اسی لیے اس دن سے ڈرے تو اللہ تعالی نے ان كے ليے عمل (یعنی آخرت كے ليے اعمال صالحہ) کرنے آسان کر دیے، اور اس كے راستے میں آڑے آنے والی اشیاء كو ترك كرنے میں آسانی پیدا كردی.

ماخوذ از: تفسير سعدى.

اللہ تعالی نے بغیر کسی عذر کے وقت سے لیٹ کر کے نماز ادا کرنے والے کو وعید سناتے ہوئے فرمایا ہے:

اور پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز ضائع كردى اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے، چنانچہ وہ عنقریب جہنم میں ڈالیں جائینگے، مگر وہ جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور اعمال صالحہ کیے یہی لوگ جنت میں داخل ہونگے، اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائیگا مريم (59).

الغي: خسارہ، يا جہنم ميں ايك وادى كا نام ہے.

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے، جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں الماعون (4 ـ 5).

ابن كثير رحمہ اللہ تعالى اس كہتے ہيں:

ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما سے كہا گيا كہ اللہ تعالى نے قرآن مجيد ميں نماز كا ذكر كثرت سے كرتے ہوئے فرمايا ہے:

وہ لوگ جو نماز كى ادائيگى ميں سستى اور كاہلى سے كام ليتے ہيں.

اور فرمایا:

وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں.

اور فرمایا:

وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں .

تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی نے کہا: نمازوں کے وقت کی پابندی کرتے ہوئے نماز وقت میں ادا کرتے ہیں.

لوگ کہنے لگے: ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ نماز ترك کرنا ہے، تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے:

یہ تو کفر ہے ...

اور اوزاعی رحمہ اللہ تعالی نے ابراہیم بن یزید رحمہ اللہ تعالی سے بیان کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی نے یہ آیت تلاوت کی:

اور پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے ضائع کردی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے، چنانچہ وہ عنقریب جہنم میں ڈالیں جائینگے .

پھر کہنے لگے: ضائع کرنے سے مراد نماز کا ترك کرنا نہیں، بلکہ انہوں نے نماز بروقت ادا نہ کر کے نماز ضائع کر دی.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (3 / 128 ـ 129).

چنانچہ آپ کے لیے کام کاج کے عذر کی بنا پر نماز میں وقت سے تاخیر کر کے ادا کرنی حلال نہیں، اس لیے اگر آپ کے لیے کام کاج کی بنا پر بروقت نماز کی ادائیگی ممکن نہیں تو آپ یہ کام اور ملازمت ترك کر دیں، اور اس کے علاوہ کوئی اور کام تلاش کریں جو آپ کی نمازوں کے ضائع ہونے کا سبب نہ بنے.

اور پھر کسی عقلمند مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تبارك و تعالی کی وعید کے سامنے پیش کرتے ہوئے اللہ تعالی کے عذاب سے دوچار ہو اور نہ ہی اس کے شایان شان یہ ہے کہ اپنا دین اس فانی دنیا کے بدلے فروخت کرتا پھرے.

واللہ اعلم .